رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۷ اگست ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۲

گلدستۂ اخبار

روسی جہاز امیر البحر جو پورٹ آرتھر کی لڑائی میں بھی شریک تھا۔ وہ اب بحرۂ اسود میں کمان کر رہا ہے۔

فارس کے بارے میں مالی او فوجی امور کے متعلق برٹش اور روسی وزراء کے درمیان عہد نامہ ہوگیا ہے۔

سر جان ڈانلڈ جو وزیرستان میں ریذیڈنٹ ہیں اُن کی میعاد ریذیڈنسی میں اختتام جنگ تک توسیع کی گئی ہے۔

نواب صاحب لوہارو کی والدہ ڈاؤگر بیگم صاحبہ ۸۰ سال کی عمر میں دہلی میں فوت ہوگئی ہیں۔ اور قطب صاحب کی بنیاد میں مدفون ہوئیں۔

مہاراجہ منل راکے راجہ صاحب نے ہسپتالی جہاز مدراس کے لئے پندرہ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔

ہز ہائینس دی مہاراجہ آف پٹیالہ نے ۸۰ سیکھے ہوئے توپچی اور ۲۰۰ نچر سوار جنگی خدمات میں عطا کئے ہیں۔

آسٹریلیا کی گورنمنٹ ہر والدہ کو اُس کے ہر ایسے بچہ کے لئے جو سلطنت جمہوری میں پیدا ہوتا ہے۔ پانچ پونڈ انعام دیتی ہے۔

جاپانی لوگ شمال کی طرف سر اور جنوب کی طرف پاؤں کر کے کبھی نہیں سوتے۔ کیونکہ ان کے مردے دفن کئے جاتے ہیں۔

اہل سردیا کا یقین ہے کہ ہر شخص کا ایک ستارہ ہے جو اُس کی حین حیات میں چمکتا رہتا ہے۔ مگر جب وہ مرجاتا ہے تو ستارہ بھی نہیں چمکتا۔

جنٹلمین وہ بہادر ہے (نائٹ) ہے کہ عزت جس کی زرہ بکتر ہے۔ اور تسلیم خم کرنا جس کا ہتھیار ہے۔ یہ جنٹلمین کی تعریف ہے۔

جنگ میں جس سپاہی کی ٹانگ یا ہاتھ ضائع ہوجاتا ہے۔ اُس کو اس کی معاش حاصل کرنے کی قابلیت کے مطابق ۱۰ سے ۲۵ شلنگ ہفتہ وار ملا کرتے ہیں۔ مگر دس شلنگ ہر ہفتہ سے کم نہیں ملتا۔

آجکل فرانس گھوڑے کے گوشت کا استعمال کثرت سے کر رہے ہیں۔ اور یہ ۲ شلنگ فی پونڈ بکتا ہے۔ جنگ سے پہلے چار پنس فی پونڈ تھا۔ ناکارہ فوجی گھوڑے ۲۰ پونڈ فی گھوڑا بوچڑوں کے ہاتھ فروخت ہوتے ہیں۔

جس وقت جنگ شروع ہوئی اُس وقت برطانوی محکمہ جہاز رانی میں ۱۴۶۰۰۰ افسر اور سپاہی تھے اور ۷۰۰۰ محفوظ فوج تھی اس سال کے شروع میں بر سر جنگ ۳۴۲۰۰۰

تار برقیاں

لنڈن ، اگست ۔ روما کے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ پوپ نے پوشیدہ طور پر قیصر سے کہا ہے کہ جو مستورات شمالی فرانس سے گرفتار کی گئیں اور جلاوطن کی گئی تھیں۔ اُن کو واپس کر دے۔ اگر یہ درخواست نامنظور کی گئی تو واٹیکن پبلک اُس پر اعتراض کریگی۔

لنڈن ، اگست ۔ سنٹرل نیوز کا کارسپانڈنٹ متعینہ ہیگ کہتا ہے۔ کہ ایک طیارہ جس کی انگلستان پر ضرب لگائی گئی تھی۔ سمندر میں گرا۔ کیونکہ وہ اپنے محاذ پر جانے کے قابل نہ تھا۔

لنڈن ، اگست ۔ پیٹروگراڈ کا ایک کمیونیک مظہر ہے کہ روسیوں نے دباؤ کے ساتھ ایک حملہ کیا اور آسٹرویوں اور جرمنوں کو علاقہ سٹوخد کی خندقوں میں سے نکال دیا۔ اور دو ہزار افسر اور آدمی پکڑ لئے۔ سخت جنگ جاری ہے۔ اور آسٹروی اور جرمن زخمی آرہے ہیں۔

لنڈن ، اگست روما ایک کمیونیک مظہر ہے کہ اڈیجے اور ایزاسیونزو کے درمیان گولہ باری جاری ہے۔ مانفیکونوں کے رقبہ میں ہم نے تین توپیں۔ متعدد مشین کلدار توپیں اور بندوقوں اور سامان جنگ کی ایک بڑی مقدار اور ۳۶ سو قیدی جن میں کہ چند افسر بھی شامل ہیں گرفتار کرلئے ۔ براساگلیری۔ سائکلیوں نے ایک سخت دست بدست جنگ کے بعد ایک پہاڑی پر قبضہ کرلیا۔ اور بالمقابل سخت حملات کو پسپا کر دیا۔

لنڈن ، اگست جنرل مرے رپورٹ علاقہ قطیہ میں کی جنگ کا اشارہ دے کر کہتا ہے کہ ہماری آتشباری بڑے زوروں پر تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترکی زخمیوں اور کام آئے ہوؤں کا شمار بڑا بھاری تھا۔ ترکوں کا تعاقب ۱۹ میل تک کیا گیا۔ قطیہ اوسنٹ میں اب کوئی ترک نہیں رہا۔ ہم نے ۴۵ افسر اور ۳۱۰۰ زخمی سپاہی گرفتار کرلئے ہیں۔

لنڈن ۸ اگست ۔ قاہرہ ۔ ترکوں کی شکست پر مصریوں کا حوصلہ بڑھ گیا ہے۔ سینکڑوں قیدی نہایت میلے کچیلے کپڑوں اور خراب وخستہ حالت میں لائے گئے ہیں۔ وہ پیاس کے مارے چلا رہے ہیں۔ اور قیدیوں کے گرفتار ہوکر آنے کی اُمید ہے جن میں جرمن بھی ہونگے۔

لنڈن ، اگست ۔ اس سہ پہر کے کمیونیک میں جنرل ہیگ یہ اضافہ کرتا ہے۔ کہ جو زمین ہم کل فتح کی تھی وہ ہمارے پاس ہے۔ انگما اور سوم کے درمیان دشمن نے ہمارے سامنے کی لائن پر گولہ باری کی اور عقب کے رقبوں میں جنگ جاری ہے۔ ہم نے پوزیرس کے مشرق میں چھوٹے چھوٹے بالمقابل حملات کو پسپا کر دیا ہم نے گذشتہ شب کو نیو دیل سینٹ لاسٹ کے مشرق میں خندقوں پر کامیابی کے ساتھ یورش کی۔ دشمن نے بائیس گرینیر کے جنوب مشرق میں ہماری خندقوں پر یورش کی۔ مگر ہم نے اُن کے بھاری نقصان کے ساتھ اُلٹا واپس کر دیا۔

لنڈن ، اگست نیم شام کے وقت ۔ ۴ گھانی پوزیرس پر دشمن نے دو ہزار گز کے محاذ پر حملہ کیا۔ پر شدید ماہی اور برطانوی فوجوں نے اُن لاتعداد ہجوم کو جرمنوں کی دوسری لائن سے نکال دیا۔ یہ کل عمل نہایت ہی حیران کن کام تھا حملے اس وقت کئے گئے جبکہ۔۔۔۔ جرمن آرام لے رہے تھے بعض تو بریا بندنا باندھ رہے تھے اور بعض اپنے ہتھیار اُتار رہے تھے۔ بعض گڑھوں میں پڑے ہوئے تھے۔ جن میں بہتوں پر بم پھینکے گئے۔ جرمن توپ خانہ چلنے لگا جس سے بہت سے جرمن قیدی قتل ہوگئے۔ ہماری آتشباری سے رات کے وقت تین سخت حملے کئے گئے۔ اس اچھی حالت کے سبب لوگوں کے دل بڑھ گئے۔

لنڈن ۸ اگست ۔ گذشتہ شب کے کمیونیک میں جنرل ہیگ رپورٹ دیتا ہے کہ پوزیرس کے شمال اور شمال مشرق میں سخت گولہ باری کے بعد دشمن نے ہماری نئی لائن پر جم کر حملہ کیا۔ صبح کے چار بجے اور کئی جگہوں میں وہ ہماری خندقوں میں گھس گئے۔ مگر بہت سی جانیں تباہ کروا کر خندقوں میں سے نکل گئے۔ صبح کے نو بجے جو دو سخت حملے اُنہوں نے کئے وہ بھی اسی طرح پسپا کردیئے گئے۔ چار بجے سہ پہر کو ایک اور چھوٹا سا حملہ پسپا کردیا گیا۔ دیگر جگہوں میں چھوٹے چھوٹے بالمقابل حملات میں ہم نے دشمن کے بہت سے آدمی پکڑ لئے۔ ان حملات میں ہمارے گولہ باری کرنے والے کامیاب ہوئے۔

لنڈن ۸ اگست ۔ پیرس ۔ اس سہ پہر کا کمیونیک راوی ہے کہ دشمن نے ایک حملہ فلیوری تھاؤمنٹ مورچہ کے شمال جیسا فلیوری کی سمت میں کیا تھا مگر رد ہو گیا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی پیروی

(۱)

مسیح کی پیروی کی معمولی اور نہایت قریبی تعریف یہ ہو سکتی ہے۔ کہ اس سے مراد مسیح کی زندگی کی نقل کر کے اپنی زندگی کو اسی سانچے میں ڈھالنا ہے۔ لیکن پیروی کرنے کے بیان سے مسلسل طور پر ان چار باتوں کا بیان بیشتر تعلق میں آتا ہے۔ یعنی پہلے وہ راہ جس پر مسیح کے ساتھ چلنا ہے۔ دوسرے وہ مقام جس کو پیچھے چھوڑنا ہے۔ تیسرے منزل مقصود جہاں پہونچنا ہے۔ اور چوتھے مقام کوچ۔ اور منزل مقصود کے درمیان کی نقل و حرکت یعنی سفر کرنا۔ مسیح پر ایمان لانا مقام کوچ ہے۔ منزل مقصود خدا کی بادشاہت میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ سفر کرنا مسیحی کی زندگی ہے۔ جس میں مسیح کا نمونہ ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ پس اس کے نمونہ پر اور اس کی قدرت میں چلنا یعنی اپنی زندگی بسر کرنا مسیح کی پیروی کرنا ہے۔ کیونکہ وہی شخص مسیح کی پیروی کر اور اس کے نمونہ پر چل سکتا ہے جو ایمان سے مسیح کو اپنا درمیانی اور نجات دہندہ جانتا اور قبول کرتا ہے۔ اور جو اس کے نجات بخش فضل کے ذریعہ سے اس کی قدرت کے ساتھ مسلح ہو کر اس کے نقش قدم پر چلتا ہے (۱پطرس ۲۱:۲۔ ۱یوحنا ۶:۲)

مسیح کی پیروی کرنے سے مراد یہ نہیں ہے۔ کہ اس کی بلا استثناء اور بعینہٖ ہی کل امور میں نقل کیجائے کیونکہ اس طرح تو دوسرا مسیح بننا پڑیگا۔ جو ناممکن ہے ہمارا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ ہم مسیح بنجائیں۔ اور وہ تمام صفات اپنے اندر رکھیں جو مسیح میں تھیں۔ مثلاً کلمۃ اللہ ہونا۔ الٰہی صفات رکھنا۔ اور دنیا کا خالق اور مالک ہونا۔ اور نہ ہی یہ فرض ہے کہ ہم وہ کام کریں جنکا اختصاص مسیح ہی کے ساتھ تھا جیسے درمیانی اور نجات دہندہ بننا۔ یہ ساری باتیں نہ صرف محال ہیں بلکہ ناممکن ہیں۔ مگر ہر ایک نے اپنی اپنی اس حیثیت کا بننا اور وہ کام کرنا جو مسیح کی بادشاہت میں اس کے لئے مقرر ہوا ہے۔ اور جس حیثیت کے بننے کے لئے ہر ایک کو فرداً فرداً اور بالخصوصیت لیاقتیں اور قابلیتیں عطا ہوئی ہیں۔ یہ اور ان کے متعلق دیگر ساری باتیں مسیح کے مزاج اور طبیعت میں ہو کر پورا کرنا مسیح کی پیروی کرنا ہے۔ پس جن باتوں کی ہم مسیح میں پیروی کر سکتے ہیں اور ان کی نقل اتار سکتے ہیں ان کا پتہ ہم نہ صرف اس کی زندگی اور کاموں سے بلکہ اس کے کلام اور احکام سے بھی لگا سکتے ہیں۔ جو اس نے ہمیں دیئے۔ اور لازم بھی ہے کہ ہم ان باتوں کا پتہ لگائیں کیونکہ جس طرح وہ ہمارا نجات دہندہ اور نمونہ ہے۔ اسی طرح وہ ہمارا ہادی اور استاد بھی ہے۔ چنانچہ ٹوکر صاحب کا قول ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں کہ ہم وہ کام کریں اور وہ کچھ سہیں جو مسیح عمل میں لایا۔ اور جن کو مسیح نے برداشت کیا۔ ورنہ ہم کو بھی سمندر پر چلنا چاہئے تھا۔ اور خود تمام [illegible] تھا جو اس نے کہے ہمیں چاہ سے بھی قسم کھانا چاہئے۔ دنیاوی حکومت ترک کرنا کھیت اور ہل چھوڑنا۔ اور ان سب سے دست بردار ہونا چاہئے جو اس نے ہمیں دیا ہے۔ کیونکہ جو کچھ کر وہ چاہتا ہے۔ کہ ہم کریں اور سہیں وہ نہ صرف خود اس نے کیا اور سہا۔ بلکہ اپنے کلام کے ذریعہ سے بتا بھی دیا کہ ہم اُن کی پیروی کریں۔ پس ہم کسی نمونہ کی بلکہ مسیح کے نمونہ کی بھی مجبوری اپنے اوپر نہیں لیتے۔ مگر کسی کی مجبوری اپنے اوپر لیتے ہیں جو خدا کے کلام کے مطابق ہے جو ہم پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ کس چیز کی پیروی کرنا چاہئے۔ اور کس کی پیروی نہ کرنا چاہئے۔" یہ ٹوکر صاحب کا مقولہ ہے۔ مگر مسیح کے احکام کا خلاصہ ہمارے لئے اس محبت میں مشتمل ہے جو مسیح کے ذریعہ سے نیا حکم بن گیا ہے۔ کچھ تو اس سبب سے کہ اس کی تشریح خود اس نے کر دی۔ اور کچھ اس سبب سے کہ اس پر عمل کرنے کی وہ ہمیں طاقت دیتا ہے۔ پس ہم رسول کے ساتھ یہ کہنے کے مجاز ہیں کہ ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔ (فلپیوں ۲: ۵) اور مزاج سے مطلب مرضی کا وہ بنیادی رجحان یا میلان ہے جو ہمیشہ اس تمام اندرونی ہستی کے جو اس مرضی پر اپنا اثر رکھتی ہو اور یوں اس میں خیال اور جذبات بھی اس حد تک مشتمل ہیں جہاں تک اُن کا اتحاد اور تعلق مرضی کے ساتھ ہے۔ لیکن چونکہ مزاج بالفرد وہ قدرت یا طاقت ہونا چاہئے جو اپنا نقش عمل پر چھاپے۔ اس لئے جو شبیہ مسیح میں ہوتی ہے۔ وہ مسیح کا معین طرز عمل بنجاتا ہے۔ اور چونکہ مسیح کا ہر ایک عمل اکلوتے کا اور بنی نوع انسان میں لاثانی ہونے کا نقش اپنے اوپر رکھتے ہیں۔ لہذا ان کی پیروی بھی نہیں ہو سکتی تو بھی اس نے اپنے عملوں میں وہ عالمگیر نمونے اور قاعدے بالفرد ظاہر کئے ہیں۔ یعنی وہ عالمگیر منتج جس کے مطابق خدا کی بادشاہت کے کل معاملات ترتیب پانے

اور مستظہر ہوتے ہیں۔ مسیح کے نمونہ کی پیروی میں مسیحی خوبی من اور طرز عمل کی حیثیت سے ایک ہی ساتھ پیروی کرنا اور ذاتی عمل ہر دو سے ماخوذ ہے۔ مگر پھر بھی ہر فرد کے اندر اصل نئی شے ہے۔ کیونکہ یہ پیروی روح سے اور فرد کے اندرونی حصّہ ہر دو سے پیدا شدہ ہے۔ کیونکہ یہ ایماندار کا اندرونی حصّہ ہے۔ خدا کی منفرد صورت جو چھٹکارہ کے ذریعہ سے اور مسیح کی شراکت میں فی نفسہ انکشاف پاتی ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک ایماندار مسیح میں ہو کر کامل اور بےعیب خدا کے حضور پیش ہوگا۔ (قلسی ۱: ۲۸)

خداوند مسیح کے بارے میں سر رابندرا ناتھ ٹیگور کا خیال

سر رابندرا ناتھ ٹیگور کا مضمون "دی اپیل آف کرائسٹ ٹو انڈیا" یعنی مسیح کی اپیل ہندوستان سے" بماہ اپریل کے ہاروسٹ فیلڈ میں چھپا ہے۔ اُس میں وہ بتاتا ہے کہ خداوند مسیح نے بحیثیت "ابن آدم" ہونے کے بنی نوع انسان کے لئے کیا کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:-

"یسوع نے یہ بتا کر کہ آسمان کی بادشاہت مسیح کے اندر ہے آدمی کو جلیل بنا دیا ہے۔ اگر یہ ظاہر کیا جاتا کہ اُس کی بنیاد ظاہری اقدامات پر ہے تو انسان کا طبعی مرتبہ کم ہو جاتا۔ اُس نے اپنے آپ کو ابن آدم کہا اور اس طرح ہم پر ظاہر کر دیا کہ ابن آدم کیا ہے۔ پس اُس نے ہمیں بتایا کہ آدمی کی حقیقی فطرت سلطنت کی قدرت اور تجمل محسوس نہیں ہوتی اور نہ ہی مذہب کی مقررہ رسیت و رسوم میں انسان حقیقی ہے۔ کیونکہ خدا اُس میں ظاہر ہوا ہے۔ انسانی سوسائٹی میں کھڑے ہو کر اُس نے خدا کو باپ کہا۔ ابن آدم نے انسان کو سرفراز کر دیا۔ لہٰذا اُس نے انسان کے ایک مشین کل ہونے سے انکار کیا ہے۔ جس طرح بیرونی مال و دولت آدمی کو بڑا نہیں بناتے اُسی طرح بیرونی صورتیں اُسے پاک نہیں بناتیں۔ بیرونی تعلقات زندگی اور خوراک انسان کو آلودہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ اُس کی اصل ہستی تک نہیں پہنچتے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ بیرونی حالات اور رشتہ داریاں آدمی کو گرا دیتے ہیں وہ آدمی کو کم قدر کرتے ہیں۔ جب آدمی اپنی اصلی عظمت کھو دیتا ہے تو اُس کی سرگرم کوششیں اوچھی اور تنگ ہو جاتی ہیں۔ اُس کی طاقت کم ہو جاتی ہے اور وہ ناکامیابیوں میں غلطاں و پیچاں ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ابن آدم نے رسیت و رسم اور قومیت کو انسان کے مرتبہ کے برابر نہ سمجھا۔ اُس نے کہا کہ خدا کی عبادت ہدیوں اور قربانیوں سے نہیں بلکہ آدمی کی دلی محبت سے ہونی چاہیے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اچھوتوں کو چھوا کرتا۔ ناپاکوں کے ساتھ کھایا کرتا۔ اور گنہگاروں کو چھوڑ دینے کی بجائے وہ اُن کو نجات کے رستہ پر بلایا کرتا تھا۔

جن لوگوں نے یسوع کی تعلیم کو صحیح قبول کر لیا ہے۔ وہ رسمی عبادت میں اپنا وقت نہیں گذار سکتے۔ اُن کی نظروں میں انسان کی خدمت کرنا حقیقی عبادت ہے۔ خود بخود اپنے اوپر لی ہوئی محنت۔ اُنہوں نے اپنے آرام و آسائش کے بستر چھوڑ دیئے۔ اپنی زندگی کی محبت قربان کر دی۔ اور دور دراز ممالک میں آدم خوروں اور جذامیوں کی خدمت میں منہمک اور تصدق کر دیا۔ کیونکہ اُن کا مالک جس نے اُنہیں تعلیم دی ابن آدم ہے۔ اور اُس کی آمد میں انسان کے ساتھ خدا کی محبت صفائی سے ظاہر ہو گئی ہے۔ کیونکہ کس نے انسان کو ہر طرح سے ایسا جلال دار کیا جیسا کہ اُس نے کیا؟"

ایک یہودی کا مسیحی ہونا

کہتے ہیں کہ ایک مشنری بلغاریہ میں ایک جرمن یہودی سے ملاقی ہوا اور اُسے کہا کہ صرف ۲۴ گھنٹوں کے لئے مسیحی مذہب کو قبول کر لو۔ یہودی نے منظور کر لیا۔ اور اُس پادری نے اُس سے کہا کہ ایمان لاؤ کہ یسوع مسیح کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ یہودی نے توقف کیا۔ مگر اُس پادری نے کہا یہ تو صرف ۲۴ گھنٹوں کے لئے ہے۔ اس پر وہ شخص متفق ہو گیا۔ اس کے بعد اُس خادم الدین نے اُس سے یہ اقرار کروانا چاہا کہ یسوع دنیا کے گناہوں کے لئے صلیب پر مُوا۔ اس پر بھی یہودی نے پہلے تو اعتراض کیا مگر پادری صاحب کے کہنے سے صرف ۲۴ گھنٹوں کے واسطے اُسے بھی مان لیا۔ پھر اُس سے کہا گیا کہ ایمان لاؤ کہ یسوع تیسرے دن مُردوں سے جی اُٹھا۔ یہودی نے کہا یہ تو ناممکن ہے۔ میں ایسا نہیں کہہ سکتا۔ مشنری نے کہا یہ تو صرف ۲۴ گھنٹوں کے واسطے ہی ہے۔ یہودی نے یہ بھی مان لیا۔ پھر مشنری نے کہا کہ ایمان لاؤ کہ یسوع آسمان پر صعود کر گیا۔ بہت سا اعتراض کرنے کے بعد اُسی شرط پر پھر بھی اُس نے قبول کر لیا۔ پانچواں قدم یہ تھا کہ یہودی سے کہا گیا کہ تم نجات دہندہ مسیح یسوع سے دعا مانگو۔ یہودی نے یوں دعا مانگنا شروع کیا۔

"اے خدا یہوواہ اگر مسیح خدا کا حقیقی بیٹا ہے تو وہ مجھے بچا لے۔"

جب یہودی اور وہ خادم الدین دعا کر کے

اُٹھے تو یہودی نے اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھ کر کہا "مجھے یہاں بڑی راستی نظر آتی ہے"۔ دوسرے دن وہی یہودی اُس مشنری کے پاس آیا اور پھر بپتسمہ اور دل میں اطمینان رکھتے ہوئے چل دیا "میں اُس کو (مسیح کو) ایک اور ۲۴ گھنٹوں کیلئے قبول کرونگا" اور روز روز اسی طرح کرتا رہا۔ آخر کار پختہ دین دار مسیحی بنگیا۔

کیا ہمارے ہندو مسلمان بھائیوں میں سے بھی اکثر ہونگے جو ہم ۲۴ گھنٹوں کے لئے اس یہودی کی طرح مسیح کی بابت ان باتوں کو قبول کرکے اور اُن پر ایمان لاکے آزمائش نہ کرینگے۔ اور اُسی نتیجہ پر نہ آجائینگے جس پر وہ یہودی آگیا تھا؟ پیارے ہندو مسلمان بھائیو! آؤ اور دیکھو کہ وہ تمہارا نجات دہندہ ہے۔

جرمنی نے ۳½ ملین آدمی ضائع کروا لیے

کچھ عرصہ ہوا کہ ہم نے بتایا تھا کہ جرمن نے اس جنگ میں کس قدر نقصان اُٹھایا یعنی کس قدر زمین کھودی اور نفع کے عوض میں خسارہ ہی اُٹھایا۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس بڑی جنگ میں جرمن کی کتنی جانوں کا نقصان ہوا۔ مسٹر ہلیئر بلوک نے لینڈ اینڈ واٹر میں اندازہ لگایا ہے کہ ۱۹۱۵ء کے اختتام تک جرمن کا ۳½ ملین کے قریب جانوں کا نقصان ہوا۔ یعنی ۳۲۵۰۰۰۰ جانیں تباہ ہوگئی ہیں۔ اور پھر بھی کچھ نہیں بنا اور نہ ہی بننے کی اُمید ہے۔ چنانچہ مسٹر مذکور کہتے ہیں کہ موجودہ حالت کا کوئی بھی غور سے مطالعہ کرنے والا متعجب نہ ہوگا اگر ثابت ہوجائے کہ ۱۹۱۵ء کے اختتام تک جرمن کا ہر قسم کا نقصان کل قریباً ۴ ملین سے ہوچکا ہے"۔ وہ کہتا ہے کہ "اُس تخمینہ سے جو میرے مطالعین کے روبرو پیش کیا گیا ہے پہلی فہرست میں ایک ملین (یعنی دس لاکھ) آدمی مرچکے ہیں۔ دوسری فہرست کے مطابق ½ ملین (۳۵۰۰۰۰) آدمی قید ہوچکے ہیں۔ تیسری فہرست میں ۱۲۰۰۰۰۰ آدمی ایسے زخمی ہوچکے ہیں جو پھر اس جنگ میں کام پر واپس نہیں آسکتے۔ چوتھی فہرست میں ۶۰۰۰۰۰ ایسے آدمی داخل ہیں جو امراض کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہوگئے ہیں"۔ اُن کے حساب کے مطابق اِن فہرستوں کی حاصل جمع تین ملین سے کم یعنی ۲۸۵۰۰۰۰ آتی ہے۔ لیکن اگر اوپر کی رقمیں جمع کیجائیں تو اُن کی حاصل جمع ۳۴۵۰۰۰۰ ہوتی ہے۔ پھر وہی صاحب کہتے ہیں کہ "... اگر ہم اپنے کل مجموعہ میں ۴۰۰۰۰۰ کا چلتا ہوا تخمینہ ایزاد کریں تو سال کے اختتام میں کم سے کم طاقت جرمن کی جو ضائع ہوچکی ہے وہ ۳½ ملین ہوگی"۔ لیکن اوپر کے حساب سے رقوم مذکورہ بالا کی کل جمع ۳۶۲۵۰۰۰ ہوتی ہے جو ۳½ ملین سے کہیں زیادہ ہے۔

دو سالہ جنگ کا نتیجہ

کل جنگ کی حالت آج تک کچھ اس طرح کی معلوم پڑتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۱۴ء میں بلجیم میں سے ہوکر فرانس کو شکست دے کر اُس پر قبضہ کرلینا چاہا تھا مگر خود شکست کھائی اور ناکام رہا کیونکہ فتح نہ کرسکنا شکست کھانا ہی ہے۔ ۱۹۱۵ء میں جرمن طاقتوں نے روس کو مات کرکے ہلاک کردینا چاہا مگر اس میں بھی وہ ناکام رہا۔ اس وقت جرمن مغرب میں ۴۰۰ میل کے محاذ پر قابض ہے۔ اور اپنے بالمقابل کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور مشرق میں ۱۰۰۰ میل کے محاذ پر لشکر جمائے پڑا ہے۔ اور اٹلی کے مقابل ۲۰۰ پر اور ریاست ہائے بلقان میں محاذ کا طول غیر معین ہے۔ اس قدر وسیع اور طویل محاذ کو اپنے قابو میں رکھکر اپنی مطلب برآری کرنا جرمن کے لئے اب نہایت پرخطر اور مایوسی کا باعث ہے۔ مگر اب ہر پہلو سے اتحادی لوگ طاقتور اور مضبوط اور کامیاب ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ورڈن پر جو جرمنوں کے سخت حملے ہوئے ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنی طاقتیں محسوس کر رہی ہیں کہ بالکل برباد ہوجانے کے خطرہ سے اُن کا بچاؤ صرف اسی صورت سے ہے کہ وہ اتحادیوں کی اُس لائن کو توڑ دیں جس سے کہ انہوں نے جرمن کو بالکل محصور کیا ہوا ہے۔ لیکن ۱۹۱۶ء کے شروع ہی سے ثابت ہوگیا ہے کہ جرمن اب اس خط کو توڑ ہی نہیں سکتے۔ برعکس اس کے جو کچھ بوکووینا میں اور دریائے سوم پر ہو رہا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ اتحادی فوجیں جرمن خطوط کو شکست کر دینے پر بالکل قادر ہیں۔ ساری باتیں اب اس امر کی مظہر ہیں کہ اتحادیوں کی فتح یقیناً ہوگی۔ اور جب جرمن لشکر کو بھی اس امر کا پورا یقین ہوجائے گا۔ اور توقع ہے کہ یہ یقین بہت جلد ہوجائیگا تب جرمن صلح کی درخواست کرے گا۔ لیکن یہ صلح اُس کو بہت ہی گراں پڑے گی۔ اور اُن کو کبھی بھی اس قدر آزادگی نصیب نہ ہوگی کہ وہ انتقام لینے کے لئے پھر فوجی تیاری کر سکے۔ اُس وقت اتحادیوں کا فرض ہوگا کہ وہ اسباب کو مد نظر رکھیں کہ جب جرمن سے صلح منظور کریں تو ایسی شرائط پر صلح منظور کریں۔

کہ جرمنی اور آسٹریا پھر کبھی بھی جنگی تیاریاں کرنے کے قابل نہ ہوں اور یہ بھی بالضرور وہ اپنے خیال میں رکھیں گے۔ کہ بلجیم۔ فرانس۔ سرویا۔ اور مانٹی نگرو اور پولینڈ اپنی اصلی حالت پر بحال کئے جائیں۔ اور ان کے نقصان کا پورا پورا تاوان جرمن سے لیا جائے۔

دماغ پر برقی اثر

سویڈن کے ایک سائنسدان نکولا ٹسلا نے ننھے بچوں کے دماغوں پر برقی اثرات پہونچا کر بڑی کامیابی کے ساتھ تجربہ کیا ہے۔ اُس نے وہاں کے دارالخلافہ سٹاکہالم میں لڑکوں کی دو متفرق جماعتیں بنا کر الگ الگ دو کمروں میں اُن کو رکھا اور اُن پر یوں تجربہ کیا ایک جماعت کے لڑکوں کو ایسے کمرہ میں رکھا۔ جس میں اُس نے برقی لہریں بھر دی تھیں اور دوسری گروہ کے لڑکوں کو عام کمرہ میں رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جو لڑکے برقی کمرہ میں رکھے گئے تھے انہوں نے اپنے اسباق میں بڑی عجیب و غریب قابلیت دکھائی۔ مطالعہ سے انہیں تکان بہت کم ہوتی اور استادوں نے معلوم کیا کہ طلباء اُن کی مدد کیا کرتے تھے۔ طبعاً عام کمرہ والے لڑکے جس حال میں ½۱ انچ بڑھے وہاں جو لڑکے برقی اثرات کے تحت میں تھے وہ دو انچ بڑھے۔ سر اولیور لاج صاحب برقی معالجہ کی بڑی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ جو کامیابی زراعتی کھیتوں میں برقی اثرات کے استعمال سے حاصل ہو چکی ہے۔ وہی کامیابی ذہنی نمو آدمی میں بھی ہونا لازمی بات ہے۔

مسلمانوں میں بیداری کے آثار

مسلمان لوگ ایسی قوم ہیں کہ مستورات کے لئے اُن میں ایسی ایسی مذہبی اور مجلسی رکاوٹیں ہیں جن کے ہوتے ہوئے مسلم مستورات کا تمدنی اور علمی اور مجلسی حقوق میں ترقی کرنا اگر ناممکن نہیں محال تو ضرور ہے۔ مگر مسیحی تعلیم اور طرز معاشرت نے کچھ ایسا اثر ہندوستان پر کیا ہوا ہے کہ مسلمانوں نے صنف نازک کی تعلیم اور تلقین کی طرف اب بہت توجہ دینا شروع کر دیا ہے اور بہت کچھ ترقی بھی ہو رہی ہے۔ ہمیں اس بات کے معلوم کرنے سے بڑی خوشی ہوئی کہ ہز ہائینس نواب بیگم سلطان جہاں صاحبہ آل انڈیا مسلم لیگ کی پریزیڈنٹ ہیں۔ اس لیگ کی ایک میٹنگ میں چار سو سے زیادہ خواتین حاضر تھیں۔ اور بھوپال کی بیگم صاحبہ نے لیگ فنڈ میں ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔ اس میٹنگ میں تین رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) مختلف شہروں میں مقامی سوسائٹیاں ہونا چاہئیں۔

(۲) علیگڈھ گرلز سکول ہائی سکول بنا دیا جائے

(۳) کانفرنس پنجاب میں حقدار مستورات کے بے دعوے ہو جانے کی بابت نئے قانون کو نامنظور کرتی ہے۔

فوجی اعزاز میں سکھوں کا حصہ

مسٹر آسٹین چامبرلین ایم پی سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کی زیر صدارت ۲۹ جون کو رائل سوسائٹی آف آرٹس کی انڈین سیکشن کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی تھی۔ اسی موقعہ پر مسٹر چامبرلین نے کہا کہ جنگ کے بہت سے رزمگاہوں میں ہندوستانی سپاہیوں نے فوجی اعزاز میں پوری شرکت حاصل کی ہے ۱۳ ہزار سے زیادہ اعزازی زینتیں اور تمغے سپاہیوں کو عطا ہوئے ہیں اُن میں سے قریباً ۴۰۰ سکھوں کو عنایت ہوئے۔ سات موقعوں پر وکٹوریہ کراس دیا گیا۔ اُن میں سے ایک وکٹوریہ کراس ایک سکھ کو ملا چھبیس موقعوں پر ملٹری کراس دیئے گئے جن میں چھ کراس سکھوں نے جیتے۔ چھ موقعوں پر انڈین آرڈر آف میرٹ آف دی فرسٹ کلاس کی اعزازی زینت سے سپاہی مزین کئے گئے۔ ان میں سے دو سکھ تھے۔ انڈین آرڈر آف میرٹ آف دی سیکنڈ کلاس ۱۶۴ سپاہیوں کو حاصل ہوا اُن میں سے ۱۱۹ سکھ تھے (چیرز) اس کے بعد مسٹر چامبرلین نے ہندوستانی سپاہیوں کے دو موقعہ کی تفصیل دی جنہوں نے شجاعت کے اعزاز حاصل کئے تھے۔ اور یہ کہہ کر اپنی تقریر ختم کی کہ مجھے یقین ہے کہ حاضرین میرے ساتھ ایسے کارہائے نمایاں اور اُن لوگوں کے تعجب کے بیان کرنے میں شریک ہونگے۔ جنہوں نے وہ کارہائے نمایاں کئے (چیرز)

لندن ۷ اگست سویڈن کا سٹیمر جس کو جرمن نے گرفتار کر لیا تھا گاٹ لینڈ بندرگاہ پر کوئلہ لینے کے لئے پکڑا گیا تھا۔ سویڈن نے اُس کی از سر نو روانگی منع کر دی ہے۔ سویڈن کے اور جرمن کے جنگی جہاز بندرگاہ سے باہر ہیں۔

رومانیہ میں بارش خوب ہو رہی ہے۔

مراسلات

لیکن بیشک مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے

(۱ کرنتھی ۱۵: ۲۰)

(از قلم پادری آگسٹین رلا رام صاحب بی۔ اے پاسٹر کلیسیا الہ آباد)

ہمارا نجات دہندہ جس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی یاد آج ہم کرتے ہیں۔ جب اِس دنیا میں آیا تو اُس نے اپنی آمد کا مقصد یوں بیان کیا ”میں آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں۔ اور کثرت سے زندگی پائیں“۔ اور قسم قسم کی مثالیں لا لا کر اُس نے اپنے اِس مقصد کا ذکر کیا۔ فرمایا ”زندگی کی روٹی میں ہوں جو مجھ سے کھاتا ہے کبھی بھوکا نہ ہوگا۔ میں زندگی کا پانی ہوں۔ جو مجھ سے پئے کبھی پیاسا نہ ہوگا“۔ اور جب وہ آسمان پر چلا گیا تو پطرس نے اپنے مشہور وعظ میں اُس کا نام ”زندگی کا مالک“ رکھا۔ اب یہ حقیقت اور مقصد اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جن کو زندگی دینے یہ زندگی کا مالک آیا مُردہ تھے۔ زندہ کو زندگی دینے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر مُردہ کو۔ ہاں سچ ہے۔ وہ زندگی کا مالک مُردوں کی قبر میں اُتر آیا تاکہ مُردوں کو جِلا کر زندہ کردے۔ نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ مُردہ ہونا دلالت کرتا ہے کہ یہ مُردوں کا جہان ہمیشہ سے ایسا نہ تھا۔ مُردہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک نہ ایک وقت مُردہ زندہ تھے یہی سچائی ہے۔ خدا نے جب ہمارے آبا آدم کو پیدا کیا تو اُس کی خواہش یہی تھی کہ انسان اُس کے ساتھ ہمیشہ اور خوشحال رہے۔ خدا نے انسان کو یہ بھی جتا دیا تھا کہ زندگی کی شرط فرمانبرداری ہے اور گناہ ہی صرف ایک ایسا سبب ہے جس سے موت برپا ہو سکتی ہے۔ پر ایسا نہ ہوا۔ اور گناہ نے آکر اُس کے اور خدا کے درمیان جدائی ڈال دی۔ اور اس جدائی سے جھٹ زندگی معدوم ہو گئی اور موت واقع ہوئی۔ فوراً انسان نے خدا کا فتویٰ سنا ”تو خاک سے بنا ہے۔ پھر خاک میں جائیگا“۔ یہ موت اوّل تو روحانی موت تھی۔ انسان خدا سے منہ پھیر کر گناہ ہی میں اپنی خوشی ڈھونڈنے لگا۔ موت کی تاریکی اُس کی روح پر چھا گئی۔ اور بڑے بڑے خوفناک گناہ اُس سے سرزد ہوئے اور اس روحانی موت کے ساتھ جسمانی موت بھی پھیلنے لگی اور اُس نے انسان کی عمر کے برسوں کے شمار کو بھی روز بروز گھٹانا شروع کیا۔ غرضیکہ گناہ کے سبب یہ جہان مُردوں کی قبر بن گیا۔ اور مُردگی ہی مُردگی روح اور جسم کا حصہ اور بخرا ہو گئی۔

باوجود اس جدائی کے خدا سے یہ بھی نہ ہو سکا کہ انسان سے علیحدہ رہے۔ اُس کی بے بیان محبت یہی تقاضا کرتی تھی کہ مُردہ انسان پھر زندہ کیا جائے۔ اور اس طور پر زندہ کیا جائے کہ پھر کبھی نہ مرے۔ اس مقصد کو لے کر وہ زندوں کے جہان سے مُردوں کی قبر میں اُتر آیا تاکہ اُسے بھی زندوں کا جہان بنا دے۔ اس مقصد کے حاصل کرنے میں ایک ہی رکاوٹ تھی جو زندگی کے مالک کو زندگی دینے سے روک سکتی تھی اور وہ سدِ راہ کی مانند ہی زندگی کے دیا کو روک سکتی تھی۔ اور وہ رکاوٹ گناہ تھا۔ اس جدائی کی دیوار۔ اس [illegible] کو ڈھانا ضرور تھا کہ گناہ دور ہو سکے نتیجہ کا علاج ہو سکتا [illegible] زندگی کے مالک کو گناہ اور اُس کی سزا اُٹھانے جانا ضرور تھا۔ وہ جو اختیار رکھتا تھا کہ انسانوں کو اپنے منہ کے دم سے ایک آن کی آن میں فنا کر دے۔ اُس نے اپنے آپ کو انسان کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور انسان نے دل کھول کے اس کو مارا۔ ہاں میرے عزیز مسیحی تو نے اور میں نے زندگی کے مالک کو دل کھول کر مارا۔ لیکن اُس کے مرنے سے وہ سدِ راہ دور ہو گئی۔ وہ جدائی کی دیوار جاتی رہی کہ وہ کلوری پر گناہ کا پردہ پھٹ گیا۔ اور جونہی اُس کے مرنے اور قبر میں جا[illegible] وہ اس موت کے تجربہ میں [illegible] بن گیا۔ اُس کی موت کسی اپنے گناہ کے سبب نہ تھی پر اُس کی موت ایک تجربہ تھا جس کی برداشت اُس نے اس سدِ راہ کو دور کرنے کی خاطر جس طرح بادل میں سے سورج برآمد ہوتا ہے۔ اُس کی طرح وہ جو ازل سے زندہ تھا اور ابد تک رہیگا موت کے تجربہ میں سے پھر نکل آیا۔ اور یہی اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا تھا۔

مسیح کے ایماندار ہم مسیحیوں کی بڑی اُمید مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے ہی پر موقوف ہے۔ اگر کوئی مخالف مسیح ہماری باقی باتوں کو ماننے پر تیار ہو۔ پر مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا انکار کرے [illegible] مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہمارا ایک مضبوط گڑھ و قلعہ ہے۔ اور وہی ہماری [illegible] آتھ ہے۔ اتوار کی صبح سویرے فرشتے کا آنا اور نگہبانوں کا [illegible] ہونا اور فرشتے کا آکر پتھر کو ڈھلکانا۔ اور زندگی کے مالک کا قبر سے زندہ نکل آنا ہم مسیحیوں کا تکیہ اور آسرا ہے۔ اُس صبح کو گویا خدا تعالیٰ نے اپنے بیٹے کے وعدوں اور کاموں پر مہر

بنادی اور اُن سب کو مخالفوں کے روبرو راست و درست ٹھہرایا۔

اُس کا ایک ایک دعویٰ اُس دن ثابت ہو گیا۔ اُس کا یہ کہنا کہ میں اور باپ ایک ہیں۔ اُس کا یہ کہنا کہ میں جہان کے گناہوں کا فدیہ و کفارہ ہوں۔ اُس کا یہ کہنا کہ میں ناراستوں کو راستباز ٹھہرانے آیا ہوں۔ اُس کے یہ سب دعوے اُس صبح کو خالی قبر پر پورے ہو گئے۔ کلام حق فرماتا ہے۔

"لیکن پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرایا گیا۔" رومی ۱: ۴ وہ ہمارے قصوروں کے سبب اُس سے حوالہ کر دیا گیا۔ اور ہمارے راستباز ٹھہرنے کے لئے جلایا گیا۔ رومی ۴: ۲۵ پس اے میرے بھائیو تم بھی مسیح کے جسم کے وسیلے سے شریعت کے اعتبار سے مُردہ بن گئے تاکہ اُس دوسرے شخص کے ہو جاؤ جو مردوں میں سے جلایا گیا اور ہم سب خدا کے لئے پھل پیدا کریں۔ رومی ۷: ۴

حاصل کلام مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا مسیحی دین کی عمارت میں کونے کا پتھر ہے اور اُس کی ہی صداقت پر ہمارے ایمان کی بنیاد قائم ہے۔ پطرس فرماتا ہے اور تم اُس کے وسیلے سے خدا پر ایمان لائے ہو جس نے اُس کو مردوں میں سے جلایا اور جلال بخشا تاکہ تمہارا ایمان اور اُمید خدا پر ہو۔

ہم مسیحی بڑے حوصلہ اور دلیری کے ساتھ اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہوئے دنیا کو یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارا نجات دینے والا زندہ خدا کا بیٹا تھا۔ ہم علانیہ اُس کی بے گناہی کی گواہی دیتے ہیں۔ ہمارا فخر صرف فخر صلیب ہے۔ ہم جس کی صلیبی موت کو اپنے گناہوں کا کفارہ مانتے ہیں اور اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اس کے طفیل ہم آنے والے غضب سے محفوظ رہیں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ تمہیں انجام تک بچا سکتا ہے۔ وہ ہم روحانی مردوں کو درحقیقت اپنے کہنے کے مطابق آج زندہ کر سکتا ہے۔ اور ہم موت کے سامنے فتح کا شادیانہ بجا کر یہ پیاروں کا گیت گاتے ہیں: "اے موت تیرا ڈنک کہاں۔ اے قبر تیری فتح کہاں؟" ہم اِس دنیا کے اندھیرے میں ہوتے ہوئے با اطمینان پرواز کر کے آسمانی مکانوں میں اطمینان پاتے ہیں۔ ہمارا وطن آسمان پر ہے جہاں ہم جلد اس خاکی جسم کے خیمے کے گر جانے پر جا پہنچیں گے۔ اور اگر کوئی ہمارے ایمان کی سند اور امید کا ثبوت مانگے تو ہم خوشی سے بھر کر اپنا ثبوت پولس کے الفاظ میں یوں دیتے ہیں۔

لیکن بے شک مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اور جو سو گئے ہیں اُن میں پہلا پھل ہوا۔

گنہگاروں کو مژدہ ہو کہ عیسیٰ جی اُٹھا تب سے
وہ جنت کھلا رہتا ہے آئے جس کا جی چاہے۔

(باقی داشتہ)

ضروری التماس

جب میں علاقہ تناگری سے واپس کوٹ گڑھ آیا تو ۲۰ جولائی کے نور افشاں میں ہمارے قابل تعظیم سوامی نرسیانند جی بھارتی کا ایک مضمون بعنوان **مسیحی سنیاسی مشن** نظر سے گذرا۔ جس کو پڑھ کر دل خوشی سے بھر گیا۔ کہ خدا کی روح ظاہر و پوشیدگی میں کیسے عجیب کام کر رہی ہے۔ شاید کوئی ایلیاہ نبی کی طرح خیال کرتا ہو کہ اپنے خدا کے لئے صرف میں ہی اکیلا غیرت مند ہوں۔ لیکن خدا نے سات ہزار سے زیادہ اس زمانہ میں اپنے خادمان انجیل کو در پردہ تیار کر رکھا ہے۔ (۱ سلاطین ۱۹: ۱۰ و ۱۸) جو خفیہ طور سے اندر ہی اندر شیطان کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اور اب اُس کی موت قریب ہے۔ کہ چہار سو ناصری ناتھ کی جے جے کا نعرہ سنائی دیگا۔

سوامی جی مہاراج بھجنوں کے لئے

آپ کی یہ چند سطور غیر معمولی اور حیرت انگیز ثابت ہونگی۔ کہ ایک کثیر شمار ہمارے ہاں جگت گورو ناصری ناتھ کا پیروکار ہے۔ یہ لوگ انجیل مقدس کو پڑھتے ہیں۔ اور اُس کی کتھا اپنے حلقوں میں اپنے ڈھنگ پر سناتے ہیں۔ . . . . یہ لوگ دیسی رو والی لوگوں سے گاہ بگاہ ملتے ہیں۔ مگر پھر گپت ہو رہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ مشنریوں کے غلط ملط سے ہمارے کام میں ٹھوکر لگتے ہیں۔ لیکن میرے لئے یہ باتیں کچھ نئی نہیں ہیں۔ کیونکہ میں ہندوستان کے ہر حصہ میں گشت کرتا ہوا بہت سے سوامی صاحبان سے ملا۔ جو خفیہ و ظاہرا ہر طرح سے خداوند کی خدمت کرتے ہیں۔ مثلاً سوامی سدانند جی کے ذریعہ سے قریباً ۲۵ روحیں ناصری ناتھ کے چرنوں میں آ کر گر گئیں۔ اور سوامی پریانند جی جن کے وسیلے ۱۹ تعلیم یافتہ اشخاص مشرف بہ مسیحیت ہوئے۔ جب میں نے ان باتوں کا لوگوں سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا یہ بناوٹی اور جھوٹی باتیں ہیں۔ میں یہ سنکر خاموش رہا کہ کبھی تو یہ سچائی پرگٹ ہو گی۔ اب میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے اپنی تحریر سے ان باتوں کی تصدیق کر دی۔ لیکن اب سب سوامی صاحبان کی خدمت میں سیوک کی

التماس ہے کہ کب تک ایلیاہ کی طرح غاروں میں چھپے رہیں گے؟ (۱ سلاطین ۱۹: ۹) اب وقت آ پہونچا ہے کہ اُٹھکر سوتے ہوؤں کو جگائیں۔ اور ہر طرح سے مسلح ہوکر مصلح بنیں (افسیوں ۶: ۱۰-۲۰) اور نہ تو زور سے اور نہ توانائی سے۔ مگر خدا کی روح سے ضرور فتحیاب ہونگے۔ اور ناصری ناتھ کی جے جے کا نعرہ مارتے ہوئے یریحو کی دیواروں کی طرح شیطان کے قلعہ کو مسمار کرکے اُس پر قبضہ کریں گے (یشوع ۶: ۱۵، ۱۶، ۲۰) اس خیال کو دل میں جگہ نہ دیں۔ کہ لوگ ہم کو سکھ دیوآنے یا بدعتی کہیں گے۔ اس قسم کے سب جلتے ہوئے تیر آب حیات کی ندی میں گرکر بجھ جائینگے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ اس جنگ مقدس میں اپنا خون بہانے کے لئے بھی تیار رہیں۔ کیونکہ یہی خون کلیسیا میں بیج کا کام دے گا جس سے روحوں کی نجات اور ناصری ناتھ کی بندگی دیکھائی ہوگی۔ البتہ یہ صلیب سخت تو ہے۔ مگر تجربہ ثابت کردے گا کہ یہی سختی اطمینان میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ جب میں اپنی گزشتہ ۱۱ سال کی خدمت پر سوچتا ہوں تو دو تین سال سے تو البتہ میرے بزرگوں اور بھائیوں کی مجھ پر نظر عنایت ہے۔ لیکن پہلے ۸ سال تک تو نہ صرف غیر مسیحیوں بلکہ اکثر مسیحیوں نے بھی بوجہ غلط فہمی کے وہ سلوک کئے جو کسی بدکار کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔ تسلی اسباب سے ملتی تھی کہ وہ اپنوں پاس آیا۔ اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ (یوحنا ۱: ۱۱) اگر میرے اُس وقت سے آنسو جمع کئے جاتے تو کم از کم ان ۸ سالوں میں ۸ بوتلیں بھر گئی ہوتیں۔ لیکن آخرکار اُس پیارے نجات دہندہ نے اپنی گود میں لے کر تمام آنسو پونچھ دیئے (مکاشفہ ۲۱: ۴) اور اُس کے وعدہ کے مطابق میرا غم بھی خوشی بنگیا (یوحنا ۱۶: ۲۰) سو سوامی صاحبان آپ ان باتوں کا خیال نہ کریں۔ ذرہ خیال فرمایئے کہ دنیا کے شروع سے کون ایسا شخص گذرا ہے کہ جس نے دھرم کا بیڑا اُٹھایا اور لوگوں نے اُس کی مخالفت نہ کی ہو۔ معزز صاحبان اس کو شکایت یا نکتہ چینی نہ سمجھئے گا میں صرف اس لئے آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہم سب اس طور سے مسلح ہوں کہ جلد اپنے مالک خداوند کے لئے فتح کریں۔ اب کا انجیل سنانے کا مشرقی ڈھنگ واقعی کامیابی کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ ہم اپنی اپنی لیاقت کے مطابق خواہ کسی طریق پر خدمت کریں مگر ہمارا مقصد اور ایمان ایک ہی ہے۔ اسی ایمان سے دنیا مغلوب ہوئی۔ اور یہی زندہ ایمان ہم کو بھی دنیا پر پورا غلبہ بخشیگا۔ کیونکہ اُس کی تہ میں خود زندگی کا مالک جس سے ہم از سرنو پیدا ہوئے کام کر رہا ہے۔ (۱ یوحنا ۵: ۴)۔

میں سوامی نتیانند جی اور کل منڈلی کا بذریعہ اخبار نور افشاں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے سوامی سندرانند نام دیا جاتے ہیں۔ چونکہ مجھے پورے طور سے آپ نے اپنا پتہ تحریر نہیں فرمایا۔ اس لئے بذریعہ اخبار ہذا عرض کرنی پڑی کہ میں اس رتبہ کے لائق نہیں ہوں براہ مہربانی مجھے بجائے سوامی سندرانند کے سیوک سندر سنگھ ہی رہنے دیجئے۔ اور یہ میرے دوستوں کی زیادتی یا حسن ظن ہے کہ خواہ مخواہ مجھ پر سوامی کا لقب لگا دیا ہے۔

ایک ضروری التماس سب مسیحی سنیاسیوں سوامی نربھیانند۔ سوامی نتیانند۔ سوامی پریتانند سوامی برہمانند۔ سوامی وِدیانند۔ سوامی سدانند سوامی سوپانند۔ سوامی تتیانند اور سوامی ورت صاحبان کی خدمت میں یہ ہے کہ آئندہ ماہ یعنی ۲۶ ستمبر سے ایک ہفتہ کے لئے سیالکوٹ کنونشن میں ضرور تشریف لایئے۔ آپ کے سیوک کو بھی جنرل کمیٹی کی طرف سے دعوت ملی ہے کہ وہاں حاضر ہوکر چند وعظ کروں۔ اور ہم چاروں باہم اکٹھے ہوکر دعا مانگیں اور خداوند کی خدمت کے متعلق سوچنے کا بہت عمدہ موقعہ ہوگا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ ایسے مہاں پرشوں کی تشریف آوری سے مجھے اور سب مسیحیوں وغیرہ مسیحیوں کو بڑا فائدہ پہونچیگا اور ناظرین نور افشاں کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ ان مذکورہ بالا مسیحی سنیاسیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ کیونکہ گو یہ سب بپتسمہ یافتہ نہیں ہیں۔ مگر ان کے ذریعہ سے بہت لوگوں کو یہی جگہ انجیل سنائی جارہی ہے۔ کہ جہاں منادوں اور پادریوں کی پہونچ نہیں ہوسکتی۔ دوسری عرض یہ ہے کہ چونکہ ان صاحبان کا بھی میری طرح کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ اس لئے اگر کبھی آپ کا ان درویشوں سے ملنے کا اتفاق ہو تو مہربانی سے میرا پیغام ان کو دیدیجئے۔

الملتمس آپ کا سیوک۔ فقیر سندر سنگھ

انتقال پُرملال

معزز ناظرین نور افشاں سے اور ہر ایک فرد بشر سے پوشیدہ نہیں کہ موت انسانی زندگی کے دنیوی تعلقات کا اختتام کرنے والی شے ہے۔ جس کے وقوع پر تعجب نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ کوئی حقیقت شناس رنج و ملال کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ مگر تو بھی جب

کسی کا عزیز اپنے اقارب سے تعلقات منقطع کرجاتا ہے تو اُس کے عزیز مجبوراً اپنے رشتوں کے ٹوٹنے کا احساس کرکے غم و الم میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۱۶ء کے روز دن کے ایک بجے کے قریب پادری پی۔ کے۔ ایس امرسدھو صاحب کا بڑا بیٹا جو تین بچوں کا باپ تھا۔ نہایت نیک اور بے ضرر اور مسیحی جوان تھا۔ اپنے عزیزوں سے دنیوی تعلقات منقطع کرکے عالم بقا کو سدھار گیا۔ اُس کی جدائی واقعی الدینا اور عزیز و اقارب کے لئے نہایت ہی دُکھ کا باعث ہوئی ہے۔

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۱۶ء کی شام کے ۸ بجے کے قریب اُس کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ لودیانہ کے قریباً تمام مسیحی ہمراہ جنازہ تھے۔ پادری غلام مسیح نے جنازہ کی نماز پڑھی اور میّت کو دفن کیا گیا۔

ہماری دعا ہے کہ پادری پی۔ کے۔ ایس امرسدھو اور اُن کی میم صاحبہ کو اور مرحوم کی بیوہ کو اور خاندان کے دوسرے ممبران کو خدا اس اندوہناک صدمہ جدائی میں تسلی بخشے۔ اور اپنے اطمینان سے اُن کی کمر کو باندھے۔ آمین۔

غلام مسیح۔

موت

اے موت تیرا ڈنک کہاں۔ اے قبر تیری فتح کہاں۔ موت ہے جو آخری دشمن ہے نیست ہوگی۔ ضرور نیست ہوگی۔ جس خاندان نے ابھی تک موت کا مزہ نہیں چکھا بھلا وہ کیا جانے اس زخم کو کہ کہاں تک یہ گہرا ہوا کرتا ہے۔ اور وہ بیچارہ کیسے ہمدردی کے الفاظ زخمیوں کے روبرو پیش کرسکتا اور اُن کے دکھوں میں شریک ہوسکتا ہے۔ اگرچہ خداوند کا کلام روحانی تسلیوں سے بھرا ہوا ہے۔ تس پر بھی خداوند یسوع مریم اور مارتھا کے زخم کو اور اُن آہوں کو دیکھ کر آنسو بہا دیتا ہے۔ اور کلام کا فیصلہ یوں ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ رونیوالوں کے ساتھ روؤ اور ہنسنے والوں کے ساتھ ہنسو وغیرہ

ناظرین نور افشاں۔ مذکورہ بالا تمہیدی کلام کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا پیارا اڈیٹر نور افشاں بھی ان دنوں اپنے عزیز فرزند ابن علی سا کی موت کے صدمہ سے موت کی وادی میں پایا جاتا ہے۔ میں کچھ حال اُس عزیز مرحوم کا آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک مجھ کو معلوم ہے۔ مرحوم کی عمر قریباً ۲۵ برس یا کچھ زیادہ کی ہوگی وہ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر تھے۔ شادی شدہ تھے۔ تین بچے اور بیوی کو چھوڑ کر خداوند کی گود میں آرام پذیر ہوئے ہیں مرحوم نوجوان ہر دلعزیز اور کم گو تھا۔ اگرچہ ریلوے کی خدمت کرتا تھا لیکن اپنی مسیحیت میں بڑا سرگرم اور نیک نمونہ تھا۔ جن کی ضرورت یہاں ہے۔ اُن کی ہی ضرورت اوپر ہے۔ مبارک وے مردے ہیں جو خداوند میں سوتے ہیں میں بڑی تسلی سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارا عزیز مرحوم ابن علی پال کیول سنگھ ایمان کی لڑائی لڑچکا ہے۔ اس نے اپنا سفر ختم کیا۔ اور اب مقدسوں کی جماعت میں شریک ہوا ہے۔ اور تمجید اور تعریف کی خدمت میں مشغول ہے۔ ہم غم میں ہیں۔ اور وہ خوشی میں ہیں۔ ہم روتے ہیں۔ اور وہ خداوند میں نعرے بلند کر رہا ہے۔ او کاش کہ ہم اس موت کے دن کو اپنے روبرو رکھیں۔ اور خداوند میں رات و دن پاسے جاویں۔ اب میں اخیر میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنے پیارے اڈیٹر اور مرحوم کی پیاری والدہ ماجدہ کو جنکو کہ وہ بہت پیار کیا کرتا تھا اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اُن یتیم بچوں کو اور اُن کی ماں کو خداوند کے روبرو پیش کرتے رہیں کہ خداوند اُن کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

احقر فقیر۔ سلامتی کا شبیر حسین خاں
از اے۔ پی۔ مشن انبالہ چھاؤنی۔

دودھ اور گھی میں آمیزش

یوں تو ملاوٹ ہر ایک شے میں اب بڑی بڑی حکمتوں سے کیجاتی ہے۔ مگر جس قدر آمیزش دودھ اور گھی میں ہوتی ہے۔ اُس کا تو کیا کہنا ہے۔ سنگھاڑے اور نشاستہ دودھ میں۔ چربی اور تیل گھی میں۔ بلکہ کھوپرا یا ناریل بھی بہت پڑتا ہے۔ اس ملاوٹ سے طرح طرح کی بیماریاں پینے کھانے میں نمودار ہوکر ترقی پا رہی ہیں کاش کہ بمبئی۔ مدراس کی طرح یہاں بھی آمیزش کے انسداد کے لئے ایکٹ نافذ ہوکر سزائیں ملیں اور پھر ایسا کوئی نہ کرسکے۔ کئی بدمعاش گھی میں ترییہ کا تیل ملاتے ہیں جس سے کھانسی اور بلغم کی شکایت بڑھتی ہے۔ گاہک معلوم کرتے ہیں شاید ٹھنڈا پانی پینے سے ایسا ہوا۔ مگر نہیں یہ تیل کا اثر تھا۔ کمیٹیوں کو اس کے انسداد کے لئے ڈاکٹروں سے مشورہ کرنا چاہیے۔ پولیس سے امداد لیجاوے ورنہ شریر لوگ اپنے خبث باطن سے سیر نہ ہوں گے۔

سخت سردیوں میں گھی کے اندر بعضے لوگ پانی بھی ڈال لیتے ہیں۔ اور معلوم نہیں کہ

کی گمی زم ہے یا پانی - اسے توبہ توبہ کیسی بے ایمانی نمودار ہے - اپنی افعال سے بیٹھے اور طاعون ظاہر ہوا کرتے ہیں جو ہم کو ہمارے اعمال ہی کی سزا ہوتی ہے - سزا پر بھی ہم لوگوں کو کچھ نہیں آتی بلکہ گناہوں میں شیخی اور ترقی کر رہے ہیں - اور اس کو اپنی عقل اور ادراک کا ایک ادنےٰ کرشمہ جانتے ہیں افسوس اس فہم و کیاست پر کہ بے ایمانی سے لوگوں کو نہیں اجتناب کرنے پر تلے رہیں -

راقم میر کریم الدین - بنگہ - ڈاکخانہ مجیٹھا ضلع امرتسر

موسم برسات

ہوئی برسات جان آئی بدن میں
خوشی کے ہیں ترانے ہر چمن میں
پرندے بولتے ہیں بولیاں خوش
ہوئی مجلس ہزار و نسترن میں
ہوا ٹھنڈی سی چلتی اب ہر طرف سے
بنی رونق عجب ہے باغ و بن میں
ہیں بچے اور بڑے سارے خوشحال
ثنائے حق ہے اب سب کے دہن میں
ہے صحرا مثال شملہ اس وقت
لگے بڑھنے ہیں شعرا اب سخن میں
درخت اور گھاس اب سارے ہوئے سبز
ہوئی سبزی ہو سورج کی کرن میں
ادھر دیکھو بہا ہے پانی پانی
چلیں اب کشتیاں گھر کے صحن میں
زمیں جو جل رہی تھی مثل آتش
ہوئی گلزار ہے - اپنی پھبن میں
ثنا تیری نہیں ہو سکتا کچھ بھی
شکستہ دل پڑا اپنے وطن میں

(دل شکستہ ... رضا)

ضروری اطلاع اور التماس

واضح ہو کہ گذشتہ پریسبٹری کے جلسہ میں پختہ طور سے قرار پا چکا ہے کہ تعدادی نقشہ جات - ۴ ستمبر تک سٹیٹڈ کلارک صاحب کو وصول ہوں - لہٰذا پریسبٹری کی کلیسیاؤں کے پاسٹروں اور ڈسٹرکٹ مشنری صاحبان سے تاکیداً التماس ہو کہ اس ریزولیوشن پر ضرور عمل کریں ورنہ سٹیٹڈ کلارک اپنے نقشوں کو جو پریسبٹری اور سنڈ اور جنرل اسمبلی کے لئے لازمی ہیں تیار نہیں کر سکیگا۔

(۲) تعدادی نقشہ کیساتھ ہی کلیسیا یا جماعت کی دینی اور روحانی حالت کی مختصر کیفیت کا پہنچنا بھی لازمی ہے - ورنہ پریسبٹری کا دینی کیفیت نامہ بھی بروقت تیار نہ ہو سکیگا۔

(۳) پریسبٹری کا خزانچی ۴ ستمبر کو اپنا حساب سالانہ بند کریگا لہٰذا ضرور ہے کہ پریسبٹری فنڈ کیلئے روپیہ اور سنڈ کیلئے اور جنرل اسمبلی کیلئے ہر ایک شرح کیمطابق خزانچی کو پاسٹروں اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹوں کیجانب سے اس تاریخ تک وصول ہو جاوے ورنہ گڑ بڑ کا احتمال ہوگا۔

(۴) ہوم مشن کے واسطے بشارتی چندہ جسکی تعداد مقرر نہیں ہے اسی تاریخ تک وصول ہونا لازمی ہے ورنہ آئندہ سال کی بجٹ کی تیاری میں دیر اور گڑ بڑ پڑے گی۔

(۵) چند ایک کلیسیاؤں نے بشارتی مہم کے واسطے اپنا مقرر شدہ چندہ خزانچی کے پاس بھیجا ہے - باقیوں سے ضروری اور تاکیدی التماس ہے کہ اپنا اپنا چندہ جلدی روانہ کریں کہ کام رک نہ جاوے -

خداوند کی قوت میں رہو - آمین۔

آپکا بھائی پی - سی - اپل سٹیٹڈ کلارک و خزانچی -
لودیانہ پریسبٹری - انبالہ چھاؤنی

نور افشاں کی توسیع اشاعت کے لئے ضرور کوشش کرتے رہئیے۔

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عالی پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک حوض بطرز حوض ... عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے منزلیں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلے تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں ۱۵ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہو۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں نہایت عمدہ تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۱ر گر یہ پارسل کا ... ایک پرچہ بھیجیں تو ۲ر چارج کیا جاتا ہے ... مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ ... ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام ... ایم ... ڈی ڈی آنریری سکرٹری ... ذیل روانہ فرمایا کریں آنی چاہییں۔

طاقت بڑھانے والا پھل

کولانٹ افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل زیادہ فکر یا محنت کی وجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب سے بدن کمزور ہو گیا ہو تو اس کے استعمال سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے۔ اس سے گھوڑے کی سواری۔ پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت ناچ گانا بجانا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا ہے۔ دل و دماغ کو روکتا ہے رات کو جاگنا ہو تو اس کو پی لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ ... اور افیون کی عادت کو چھڑاتا ہے مفصل حالات کی فہرست بلا قیمت منگوا کر دیکھئے قیمت ۲ سو خوراک کی شیشی عہ محصول ڈاک ۵ر المشتہر ایس کے برمن نمبر ۶۷ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول۔ لودھیانہ

قائم شدہ [illegible]

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ انگلش بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے حصہ ورنیکلر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے۔ شرح فیس خوراک مع فیس ... ماہوار اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں تو ہر ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں چین کشا کرد بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت چین کشا ... سے ... کیرم بورڈ ...

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ دہلی شہر سے بغیر محصول ڈاک ... [illegible]

ہندوستان و پنجاب سے معہ ... [illegible]

غیر ممالک سے ... [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کارڈ آٹھ سطر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	۱

ہر ایک چندہ کیلئے فی سطر ایک ... پیسہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

اطلاع ضروری۔ نامہ نگار کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں۔ نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے ... کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہییں ... نہیں دیا جا سکتا ... نامہ نگار جتنے ہیں کم از کم ایک مضمون بھیجے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا۔ بعض نامہ نگار ... بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہیے کہ دو قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ... اکثر صاحبان حاشیہ پر ... بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ ... ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہوار ... زبان انگریزی اور ... الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ ... اور مشنری ... کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ... نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی ... سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ... ایم ... صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے ... مشن پریس لدھیانہ میں باہتمام ... چھپا۔